Established 2009

THE ILM FOUNDATION

EXCELLENCE THROUGH EDUCATION

NEWSLETTER

OCTOBER - DECEMBER 2019.

3.3 MILLION BOOKS PUBLISHED

MORE THAN **17,500** TEACHERS FACILITATED

MORE THAN **12,500** SCHOOLS

MORE THAN **2.0 MILLION** STUDENTS

فہم قرآن کی اہمیت وفضیلت

جس طرح اجر وثواب کے لئے تجوید کے ساتھ قرآنِ حکیم کی تلاوت ضروری ہے اسی طرح قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ ﷻ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اس نے ہمیں زندگی گزارنے کے لئے کیا ہدایات عطا فرمائی ہیں؟ تاکہ ہم ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:"یہ کتاب جو ہم نے آپ (ﷺ) پر نازل کی بہت برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔"(سورۃ ص ۳۸، آیت:۲۹) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ اور سہارا نہ بناؤ بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا اس کا حق ہے، اس کو پھیلاؤ، اس کو دلچسپی اور خوش آوازی سے پڑھا کرو، اس میں غور کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کا جلد اجر لینے کی فکر نہ کرو۔ بے شک (اللہ ﷻ کی طرف سے) اس کا اجر وثواب (اپنے وقت پر ملنے والا) ہے۔"(بیہقی)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قرآنِ حکیم کا تدبر یہ نہیں کہ اس کے حروف تو حفظ کر لیئے جائیں مگر اس کی ہدایت کو چھوڑ دیا جائے (جس کا نتیجہ یہ ہو کہ) کوئی شخص کہے کہ میں نے پورا قرآنِ حکیم پڑھ لیا لیکن اس کے اخلاق اور اعمال پر اس کا کوئی اثر نظر نہ آئے۔"(تفسیر ابن کثیر)

غور طلب بات ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے قرآن حکیم کی تلاوت کی جاتی تو ان کے قلوب اللہ ﷻ کی یاد سے لرز جاتے تھے، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ قرآنِ حکیم انہیں سمجھ میں آتا تھا اور براہ راست ان کے دلوں پر اثر انداز ہوتا تھا جبکہ ہم جانتے ہی نہیں کہ ہمارا خالق ہم سے کیا فرما رہا ہے؟ اگر آج ہم بھی قرآنِ حکیم ہدایت کی طلب کے ساتھ سمجھ کر پڑھنے کا پختہ ارادہ کر لیں تو ہمیں بھی ان شاءاللہ کچھ ایسی کیفیت حاصل ہو گی جو اللہ ﷻ نے اہل ایمان کی بیان فرمائی ہے: "اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے (یعنی) ایسی کتاب جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں (اور) بار بار دہرائی جاتی ہیں اس سے (ان کی) کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں اللہ کے ذکر کی طرف، یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے سے رہنمائی فرماتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔"(سورۃ الزمر ۳۹، آیت:۲۳)

احادیث مبارکہ میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس عمل کے ذریعہ انسان امّت کے بہترین لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔(صحیح بخاری) نیز قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کو نفلی عبادات سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: "اے ابو ذر! اگر تم صبح جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے لئے سو رکعت (نوافل) پڑھنے سے بہتر ہے۔"(سنن ابن ماجہ)

جب اللہ ﷻ نے ہمیں یہ عظمت وبرکت، ہدایت ونور اور شفاء ورحمت والی عظیم کتاب قرآن مجید عطا فرمائی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس کی ذوق وشوق سے تلاوت کریں، اگر تلاوت کرنا نہیں جانتے تو اس کے سیکھنے میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کریں۔ تلاوت کے ساتھ ساتھ قرآنِ حکیم کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تشریح پڑھیں اور اس حوالہ سے جو بہترین ذرائع میسر آئیں ان سے بھرپور استفادہ کریں۔ اسے سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں نافذ کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ دنیا وآخرت میں سرخروئی حاصل کر سکیں۔ یوں افراد کی تبدیلی سے ایک بہترین صالح معاشرہ تشکیل پائے گا۔ ان شاءاللہ مختصر زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے وقت نکال کر اس عظیم کام کا آغاز آج ہی سے کیجیے۔ اللہ ﷻ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور دنیا وآخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

3/63, Block-3, D.M.C.H. Society, Karachi-74800, Pakistan. (92-21)34304450-51 info@tif.edu.pk

www.tif.edu.pk

UPCOMING EVENTS

Video Lecture Series (Q.P.S.)

Remaining two lectures of Shujauddin Shaikh Sahib (Programs Director-The ILM Foundation) on "Teaching methods of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him)" will be recorded and uploaded soon at our website, in sha Allah.

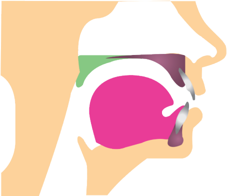

Compilation of
Tajweed Training Course Fall - 2019
Final Exams 16 - 19 December, 2019

News Feed

Jang News Interview (Q.P.S.)

Daily Jang News published Shujauddin Shaikh Sahib's interview (Programs Director-The ILM Foundation) on July 21, 2019 in its Sunday Magazine.

English Edition of Mutalae Qur'an-e-Hakeem Part-2 (Q.P.S.)

By the Grace of Allah the Almighty, textbook of Mutalae Qur'an-e-Hakeem Part-2 has been published in English language which can be downloaded or viewed from our website.

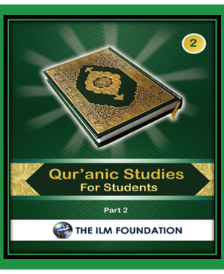

GOVERNMENT OF PAKISTAN
Federal Directorate of Education

Training of Master Trainers (T.P.S.)

Training of Master Trainers for Nazra Qur'an-e-Hakeem - Islamabad
Islamabad Model School (I-V) 1-8/1, Islamabad.
24th & 25th September 2019

Graduation Ceremony (T.P.S.)

Graduation Ceremony Tajweed Training Course
Fall-2018 & Winter-2019
October 12, 2019

School Development Plan (C.E.E)

A session on PROFESSIONAL GROWTH was held for the heads of Government Schools, DMC, District East, Jamshed Town and Gulshan-e-Iqbal Town on Tuesday, August 27, 2019.

3/63, Block-3, D.M.C.H. Society, Karachi-74800, Pakistan. (92-21)34304450-51 info@tif.edu.pk
w w w . t i f . e d u . p k

بچّوں میں نظم وضبط، مگر کیسے؟

ترجمہ و تلخیص: رضوان عطا

بچّوں سے والدین کی محبت غیر مشروط ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے لیے وہ آگ میں سے بھی گزر سکتے ہیں۔ ان کی زندگی کو خوشگوار اور صحت مند بنانے کے لیے بطور والدین آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ آپ کامیاب نہیں ہوتے، بالخصوص جب بات نظم وضبط (ڈسپلن) کی ہوتی ہے۔ والدین جانتے ہیں کہ بچّے کو کچھ کرنے کا حکم دے کر چند منٹوں میں تیسری عالمی جنگ کو دعوت دی جاسکتی ہے۔ یہاں تک کہ ہاتھ دھونے کا کہنے سے بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ نہیں چاہتے کہ ایسا ہو لیکن بچّہ مان بھی نہیں رہا ہوتا۔ پھر ایسی صورت حال میں کیا کیا جائے؟ دراصل بہت سے والدین نظم وضبط کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔ بہت سوں کا خیال ہوتا ہے کہ نظم وضبط اور سزا لازم وملزوم ہیں۔ روایتی خیالات کے مطابق وہ سمجھتے ہیں کہ جب تک سزا نہیں دی جاتی بچّے کہا نہیں مانتے۔ ساتھ یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ سزا دینے کا مقصد بچّوں کی بہتری ہے۔ لیکن نظم وضبط کو قائم کرنے کے یہ پرانے طریقے ہیں، جدید طریقے مختلف ہیں۔ ان کی بنیاد تین اصولوں پر ہیں۔ **۱۔ وضاحت کریں:** اس کا مطلب ہے کہ بچّے کے سامنے یہ وضاحت کی جائے کہ اس سے کیا توقع کی جا رہی ہے لیکن بہت سے والدین ایسا نہیں کرتے۔ زیادہ تر والدین یہی کہتے سنے جاتے ہیں کہ ”میں نے تمھیں کہا تھا نا۔۔۔“ یا ”بس اب سونے کا وقت ہو گیا ہے چلو سو جاؤ!“ یہ وضاحت نہیں حکم اور مطالبہ ہے۔ اور یہ ایسا کہنے سے مختلف ہے ”کیا تم دروازہ بند کر سکتے ہو کیونکہ جب تم دروازہ کھلا چھوڑ دیتے ہو تو مکھیاں اندر آجاتی ہیں اور کھانے پر بیٹھتی ہیں۔“ یا ”اپنی جوتی باہر اتار کر مت رکھو، یہ دھوپ سے خراب ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے بعد ازاں تلاش کرنے میں تمھیں مشکل ہو۔“ اگر آپ سبب کی وضاحت کریں گے تو زیادہ امکان ہے کہ بات کو مان لیا جائے گا۔ ایسا نہیں کہ لازماً مان لیا جائے لیکن آپ جتنا بہتر انداز میں وضاحت کریں گے بات کے مانے جانے کا امکان اتنا زیادہ ہو گا۔ بلاشبہ کچھ والدین کہیں گے کہ انہوں نے ایک بار نہیں کئی بار وضاحت کی لیکن ان کی بات نہیں مانی گئی۔ وضاحت کے دو حصے ہیں۔ اول، آپ کی وضاحت۔ دوم، بچّے کی وضاحت۔ اگر آپ ہر وقت اپنی ہی وضاحت کرتے رہیں گے، تو ہو سکتا ہے کہ بچّہ اسے سنجیدگی سے لینا چھوڑ دے۔ **۲۔ کھوج لگائیں:** جب والدین کی حیثیت سے آپ کہتے ہیں ”ٹھیک ہے، میں تو یہی چاہ رہا ہوں لیکن تم بتاؤ اس بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟“ یا یہ کہنا ”میں تم سے یہ کرنے کا کہہ رہا ہوں لیکن تم مخالفت کر رہے ہو، تمھارے لیے یہ اتنا بڑا مسئلہ کیوں بنا ہوا ہے؟“ اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کی ہمدردی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا موٴقف اور پس منظر جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک مرتبہ یوں ہوا کہ ایک بچّی نے نئے بیگ کے بغیر اسکول جانے سے انکار کر دیا۔ جب والدین نے اس بارے میں گفتگو کی تو اس نے بتایا ”مجھے نیا اسکول بیگ اس لیے چاہیے کیونکہ اسکول میں میری کوئی سہیلی نہیں۔ ماں کا فوری ردعمل تھا ”مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ تم نے کہا کہ تمھاری سہیلی نہیں، مگر تمھیں نیا سکول بیگ آخر کیوں چاہیے؟“ اس بچّی نے کہا ”اگر ہم ابھی دکان سے ایک خوبصورت بیگ لے کر آئیں تو کل جب میں سکول جاؤں گی تو بچّے نئے بیگ کو دیکھ کر مجھ سے بات کرنے آئیں گے اور میں مقبول ہو جاؤں گی۔“ جب وہ نئے بیگ کے بغیر اسکول جانے سے انکار کر رہی تھی تو اس کا رویہ بظاہر نامناسب تھا اور والدین کے لیے پریشانی کا باعث تھا۔ اسے زبردستی اسکول بھیجا جا سکتا تھا، لیکن اس کی بجائے والدین نے وجہ تلاش کرنے کی کوشش کی اور انہیں وہ سمجھ بھی آ گئی۔ اس سے والدین کو پتا چلا کہ اسکول میں دوست بنانے میں اسے مشکلات درپیش ہیں۔ اسکول کو بار بار بدلنے سے یہ مسئلہ پیدا ہوا تھا۔ بالآخر والدین نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور اس سے بچّی کی آئندہ زندگی کا رخ بدل گیا۔ **۳۔ اختیار دیں:** اختیار دینے یا خود مختاری کو اس طرح کے جملوں سے سمجھا جا سکتا ہے ” میں سمجھ گیا ہوں تم کیا چاہتے ہو، تم جانتے ہو میں کیا چاہتا ہوں۔ اب بتاؤ اس سے آگے کیسے جایا جائے؟“ خود مختاری کا مطلب ہے کہ بچّے میں خود فیصلہ کرنے کا احساس پیدا کیا جائے۔ یہ آسان نہیں ہوتا اور کئی دفعہ اس میں ناکامی ہوتی ہے۔ مثلاً بچّہ غلط فیصلے پر اصرار کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے کسی دوسرے آپشن کے بارے میں سوچنے کا موقع دیں۔ خود مختاری کا مطلب یہ نہیں کہ بچّہ جو فیصلہ کرے اسے اس پر عمل درآمد کرنے دیا جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ جو فیصلہ کرے اس کے بارے میں بات کی جائے کہ آیا وہ درست ہے یا نہیں اور بہتر سے بہتر حل کو اس کے ساتھ مل کر تلاش کیا جائے۔ اس سے اس میں ذمہ داری کا احساس اور فہم پیدا ہو گا اور وہ غصے میں آنا چھوڑ دے گا۔ ☆...☆...☆